



محدث فلوفی
جعیلۃ الریحانۃ الہنایی پروردہ

سوال

(62) مردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے احناف کے دلائل؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل حدیث اس امر میں کہ مردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے ثبوت میں احناف جب اور زندگی کی روایت پیش کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر لوگوں کو کھانا کھلایا تھا تو آپ لوگ اسے بے سند بے اصل موضوع کہہ دیتے ہیں۔ لیکن آپ نے خود جو مردے کے گھر کھانا کھایا یہساکہ مشکواۃ باب المجرمات میں ہے۔

خرجناح مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلما رجع استقبلہ داعی امراءہ فاجاب و نحن معاذ فی بالطعام فوضع یہہ ثم وضع القوم فاکوا
اس حدیث سے مرنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کی دعوت کو قبول کر کے آپ کا وہاں کھانا کھانا صاف ثابت ہوتا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے۔⁶

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ، آما بعد!

حدیث مذکور صاحب مشکواۃ نے بحوالہ ابی داؤد یہ تینی نقل کی ہے۔ اور ابو داؤد کے کسی نسخہ میں داعی امراءہ کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ داعی امراءہ ہے۔ دیکھو ابو داؤد کتاب البیوع باب اجتناب الشبات جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرنے والے صحابی کی بیوی نے کھانے پر نہیں بلایا تھا۔ بلکہ کسی اور عورت نے دعوت دی تھی۔ چنانچہ یہ تینی میں ہے۔

صنفت امراءہ من قریش لرسول اللہ طعامہ فدعتہ واصحابہ لغز

(ج 6 ص 97) معلوم ہوا کہ دعوت دینے والی عورت قرشیہ تھی۔ اور جس کے جنازے میں آپ تشریف لے گئے تھے۔ وہ انصاری تھا جس کے مسند احمد میں ہے۔

خرجناح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار لغز

ص 408 ج 5 نیز اس کتاب میں ہے۔

فلما رجعنا القیناداعی امراءہ من قریش لغز



کہ دعوت ہینے والی عورت قریش میں سے تھی۔ ان دونوں روایتوں کے ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرنے والے کی بی بی نے دعوت نہیں دی تھی۔ پس صاحب مشکواۃ نے افظ امراتہ غلط نقل کیا ہے۔ جوانہیں کے بتلاتے ہوئے حوالوں کے خلاف ہے۔ دارقطنی نے بھی روایت مذکورہ کی سندوں سے نقل کی ہے۔ ان کو بھی دیکھئے۔

1. خرخامع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلم انصرف تلقاء داعی امراة من قریش لج

2... صنعت امراة من المسلمين من قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً فدعاۃ واصحابہ لج 2ص 545

حاصل یہ کہ ایک عورت نے جو مسلمان قریشیہ تھی۔ آپ کے لئے کھانا پکایا جکہ آپ ایک شخص کے جنازے سے واپس آ رہتے تھے۔ تو اس کا داعی ملا۔ جو آپ ﷺ کو معا صحابہ کرام خوان اللہ عنہم انھیں کے اس کے گھر لے گئے۔ مرنے والے کی بی بی کے یہاں دعوت نہیں تھی (اور یہ عقل میں بھی نہیں آتا کہ جس کے گھر میں میت ہوئی وہ ملتے جلدی دفن کرنے والے صرف واپس ہی ہوئے ہوں کسی دعوت کا انتظام کر سکے۔ بلکہ مکرم شرح ان کے گھر تو کسی دوسرا سے پڑوسی کے ہاں سے کھانا آیا ہوگا۔ (راز) سائل چونکہ حنفی ہے۔ اس لئے اس کے اطمینان خصوصی کے لئے احادیث کی کتب حدیث کے بھی چند حوالے لکھتے دیتا ہوں۔ طحاوی حنفی نے شرح معانی الاتمار باب اکل خوم الحمر میں روایت مذکورہ مول نقل کی ہے۔

رجل من الانصار کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلقيہ رسول امراة من قریش ید عوہ الی الطعام لج 2ص 320)

”ایک مردانہ انصاری آپ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں تھا کہ قریشیہ عورت کا قاصد ملا جو کھانے کے لئے دعوت دے رہا تھا۔“ اسی طرح طحاوی موصوف نے اپنی کتاب مشکل الاتمار ص 132 ج 2 میں بھی نقل کیا ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاتمار میں ہے۔

صنعت رجل من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً الحدیث

ص 125 طبع لاہوری عبارت جامع المسانید ص 65 ج 2 میں بھی ہے۔ جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مسوب ہے۔ نیز مسندا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مع شرح علی القاری طبع مجتبائی دہلی ص 243 میں ہے۔

ان رجل من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم صنعت طعاماً الحدیث

ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا تیار کرنے والا مرد تھا۔ بہر حال داعی مرد ہو یا عورت وہ مرنے والے شخص سے کوئی تعلق نسب یا حوار کا نہیں رکھتا۔ پس صاحب مشکواۃ کا داعی امراتہ نقل کرنا صریح غلط (بنابر سود نسیان راز) ہے۔ اور اس سے طعام میت کے لئے ولیں پکھنی بنائے فاسد علی الفاسد۔

هذا عندی والله أعلم بالصواب

فتاویٰ مشائیہ امر تسری

جلد 2 ص 58



جَمِيعَ الْكِتَابِ لِلْأَمَّةِ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL
امَّةُ الْكِتَابِ

محدث فتوی